Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۸ محرم ۱۳۹۷ھ ۱۹ صلح ۱۳۵۶ ہش ۱۹ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، لمبی عمر دے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۹ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے

احباب خاص توجہ سے آپ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق کل کی اطلاع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ خفیف سا فرق پڑا ہے۔ احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کو تاحال دل میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

میرے بیٹے عزیزم جمال الدین آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بشریٰ مبارکہ نام تجویز ہوا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ عزیزہ ہمارے لئے حقیقی معنوں میں بشریٰ ثابت ہو نیز اللہ تعالیٰ اسے صحت و عمر والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور نیک قسمت ہو۔ یہ بچی محترم مولوی محمد الدین صاحب شہید کی پوتی ہے۔

(امۃ الغنی۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پاکر ایک نور بھیجا

وہ نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ فرمایا قَدْ جَآءَکُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ

"وہی تو ہے جو ہر ایک فیض کا مبدء اور ہر ایک زندگی کا سرچشمہ اور ہر ایک قوّت کا ستون اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے اور انہیں معنوں کی رُو سے تو اُس کو خدا ماننا پڑتا ہے۔ سو اُسی کا یہ فضل و احسان ہے کہ دُنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پاکر ایک نُور بھیجا اور وہ نُور جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے دُنیا میں آیا اور خدا کا مقدّس کلام قرآن شریف اُس پر نازل ہوُا اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کے لئے بھی راہیں دکھلائیں"۔

(آریہ دھرم صا-۲)

"جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوبِ الٰہی بنا دیتا ہے۔ اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے اِسی لئے اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نُور رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے قَدْ جَآءَکُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ یعنی تمہارے پاس خدا کا نُور آیا ہے"۔

(سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صـ۴۶)

"وہ ایک نُور تھا جو دُنیا میں آیا اور تمام نُوروں پر غالب آگیا۔ اس کے نُور نے ہزاروں دلوں کو منوّر کیا اور اسی کی برکت کا یہ راز ہے کہ روحانی مدد اسلام سے منقطع نہیں ہوتی بلکہ قدم بقدم اسلام کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ہم ایسی تازہ بتازہ برکتیں اس نبیؐ کے دائمی فیض سے پاتے ہیں کہ گویا اس زمانہ میں بھی وہ نبیؐ ہم میں موجود ہے اور اِس وقت بھی اس کے فیوض ہماری ایسی ہی راہ نمائی کرتے ہیں کہ جیسا اُس پہلے زمانہ میں کرتے تھے۔ اُس کے ذریعہ سے ہمیں وہ پانی ملا ہے جس کی ضرورت ہر ایک پاک فطرت محسوس کر رہی ہے۔ وہ پانی بڑی سُرعت سے ہمارے ایمانی درخت کو نشوونما دے رہا ہے"۔

(چشمہ معرفت صـ۲۹۹)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ ؍ صلح ۱۳۵۶ ہش

۱۹ ؍ جنوری ۱۹۷۷ء

ماموریِن الٰہی پر ایمان لانیوالوں کی تین ذمّہ داریاں

جو لوگ ماموریِن الٰہی کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ان پر ایمان لانے کے بعد ان کے اعیان و انصار میں شامل ہو جاتے ہیں ان کے فرائض میں اِس امر کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے کہ وہ تقویٰ اللہ کی باریک راہوں پر گامزن ہو کر دوسروں کو بھی ہدایت کی طرف بلائیں اور ان کی نجات کا وسیلہ بنیں۔

اِس ذمّہ داری کی ادائیگی کے دوران انہیں ۲ قسم کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جنہیں وہ حق کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ خود ان سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ اِس لئے وہ طاقت کے گھمنڈ میں انہیں درخورِ اعتناء ہی نہیں سمجھتے۔ دوسرے یہ کہ وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ ہمیں ہمارے آباء و اجداد کے مسلک سے منحرف کر کے ہمیں گمراہ کرنا چاہتے ہیں ان پر ظلم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اِس طرح ڈرا دھمکا کر انہیں سابقہ مسلک کی طرف واپس لوٹ آنے پر اُکساتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا کام انتہائی کٹھن ہوتا ہے اور انہیں پیغامِ حق پہنچانے کی جدّوجہد میں بہت نامساعد اور صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ وہ صبر کے ساتھ مظالم بھی سہتے ہیں، حق و صداقت پر مضبوطی سے قائم بھی رہتے ہیں اور پھر دوسروں تک پیغامِ حق پہنچانے میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ابتداء میں ایسے ہی نامساعد اور صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑا تھا۔ ایک طرف قریشِ مکّہ نے انہیں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنا رکھا تھا اور دوسری طرف وہ انہیں مجبور کر رہے تھے کہ تم اگر اِس ظلم و ستم سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آبائی مذہب اور مسلک کی طرف واپس لوٹ آؤ۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے حالات میں بار بار یہ ہدایت فرمائی کہ وہ صبر سے ان مظالم کو برداشت کرتے چلے جائیں اور ان کے بہکائے میں نہ آئیں ورنہ وہ ایک دفعہ حق قبول کرنے کے بعد دوبارہ گمراہی میں مبتلا ہو جائیں گے اور اُس انجام سے نہ بچ سکیں گے جو گمراہوں کے لئے ازل سے مقدر رہا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ (اٰلِ عمران آیات ۱۵۰، ۱۵۱)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! اگر تم ان لوگوں کی فرمانبرداری کرو گے جو (حق کے) منکر ہیں تو وہ تمہیں ایڑیوں کے بل لَوٹا دیں گے جس کی وجہ سے تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے بلکہ (یاد رکھو) اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہ سب مدد کرنے والوں سے بہتر ہے (یعنی جب خدا تمہارا مددگار ہے تو پھر تمہیں کسی سے ڈرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں مضبوطی سے حق پر قائم رہو اور ذرا بھر اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دو)

اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک اَور جگہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انہیں حق سے پھیرنے کے سلسلہ میں قریشِ مکّہ کی ترغیبوں کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بتایا کہ انہیں ان کی ایسی ترغیبوں کا کیا جواب دینا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۚ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (الانعام آیات ۷۲، ۷۳)

ترجمہ:۔ تُو (ان سے) کہہ دے کیا ہم اللہ کے سوا اُسے پکاریں جو نہ ہمیں (کوئی) نفع دیتا ہے اور نہ ضرر دیتا ہے اور کیا اللہ کے ہدایت (دے) دینے کے بعد ہم اُس شخص کی طرح اپنی ایڑیوں کے بل لوٹائے جائیں جسے سرکش (لوگ) زمین میں بہکا کر لے گئے ہوں (اور وہ) حیران (و پریشان) ہو رہا ہو۔ اس کے (کچھ) ساتھی تو ایسے ہیں جو اسے (یہ کہتے ہوئے) پکارتے ہیں کہ ہمارے پاس آ تا کہ تُو ہدایت پائے۔ تو ان (حق کے) منکروں سے کہہ دے کہ یقیناً اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سب جہانوں کے رب کی فرمانبرداری کریں اور (ہمیں یہ (بھی ہدایت دی گئی ہے) کہ نمازوں کو باشرائط ادا کرو اور اُس (یعنی خدا) کو اپنی ڈھال بناؤ اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کر کے لے جائے جاؤ گے۔

اِن آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو یہی تلقین فرمائی کہ وہ اللہ تعالےٰ اور اس کے دین کی راہ میں پیش آنے والی تکالیف کو صبر سے برداشت کریں اور دینِ حق سے ورغلانے والوں کا قطعاً کوئی اثر قبول نہ کرتے ہوئے ہدایت پر سختی سے قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ رکھیں وہ خود اپنی قدرتِ کاملہ سے مشکلات و مصائب کو دُور کر کے حق کو پورے طور پر غالب کر دکھائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو مشکلات و مصائب کو صبر سے برداشت کرنے اور راہِ ہدایت سے بھٹکانے والوں کی ترغیبات کا کوئی اثر قبول نہ کرتے ہوئے حق پر سختی سے کاربند رہنے کی ہی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کے لئے لازمی قرار دیا کہ وہ نہ صرف یہ کہ خود کسی حال میں بھی حق سے منحرف نہ ہوں بلکہ دوسروں کو بھی حق کی طرف بُلاتے رہیں تاکہ وہ اشاعتِ حق کے فریضہ کی ادائیگی میں کسی قسم کی غفلت اور سُستی کے مرتکب نہ ہونے پائیں۔ چنانچہ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ (الانعام آیت ۷۱)

ترجمہ:۔ اور تُو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو مشغلہ اور کھیل بنا لیا ہے اور ورلی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈالا ہوا ہے چھوڑ دے اور اِس (کلامِ الٰہی) کے ذریعہ سے نصیحت کرتا (ایسا نہ ہو کہ) کسی جان کو اُس کے کمائے ہوئے کے سبب سے اِس طرح ہلاکت میں ڈال دیا جائے کہ خدا کے سوا اس کا نہ کوئی مددگار ہو اور نہ شفیع ہو۔

اِن جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ ماموریِن الٰہی پر ایمان لانے والوں پر تین ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں:۔

اوّل یہ کہ راہِ حق میں انہیں جن مشکلات و مصائب سے دوچار ہونا پڑے انہیں برداشت کرتے ہیں وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔

دوم یہ کہ حق سے منحرف کرنے والی کسی تحریک کا کوئی اثر قبول کئے بغیر حق پر سختی سے قائم رہیں اور اپنے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آنے دیں۔

سوم یہ کہ نہ صرف خود حق پر سختی سے قائم رہیں بلکہ ہر حال میں دوسروں کو حق کی طرف بلاتے رہیں تاکہ اشاعت و غلبۂ حق کی راہ کسی وقت اور کسی حال میں بھی مسدود نہ ہونے پائے۔

اگر وہ اِن ذمّہ داریوں کو کماحقّہٗ ادا کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی مدد انہیں حاصل رہے گی جو انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں بتدریج کامیاب کرتی چلی جائے گی۔

درخواستِ دُعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ اِن دنوں آپ بغرضِ علاج لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۵)

بابو فقیر علی صاحب اپنے فرائض منصبی جس دیانتداری اور جرأت سے بجا لاتے تھے اس کے بارہ میں آپ کے سیرت و سوانح نگار لکھتے ہیں۔ ایک بار آپ کا تبادلہ گوردت سلانی ہوگیا۔ آپ جسم کے پتلے اور نحیف تھے پہلے ہی دن چار موٹے تازے سکھ جاٹوں کو پکڑ لیا۔ اور کہا تم نے بغیر ٹکٹ سفر کیا ہے کرایہ ادا کرو۔ انہوں نے کہا ہم نے تو آج تک کبھی ٹکٹ نہیں لیا بابو صاحب نے کہا میں سرکاری ملازم ہوں آپ سے ٹکٹ لوں گا اور باتیں کرتے کرتے انہیں اپنے کمرہ میں لے گئے اور ساتھ اسٹیشن پر پولیس کو فون کر دیا۔ دو میل کا فاصلہ تھا کہ پولیس پہنچ گئی۔ انہوں نے پولیس کو دیکھا تو کرایہ ادا کر دیا۔ باہر نکل کر کہا بابو جی! ہم آج رات ہی آپ سے رقم وصول کر لیں گے۔ بابو صاحب نے کہا باپ کے بیٹے ہو تو کوتاہی نہ کرنا۔ اور رات جاٹ سکھوں نے قلی کو کہا یہ مولوی کیا مصیبت آگیا ہے۔ ہم آج رات ہی اس کا گھر لوٹ لیں گے۔ قلی نے کہا اس کے پاس ہے ہی کیا جو تم لوٹو گے۔ ایک لوٹا ایک مٹی کی کنالی اور مٹی کی ہنڈیا اور یاد رکھو یہ جماعت احمدیہ کا فرد ہے۔ چنانچہ اس کے بعد کئی سال تک آپ وہاں متعین رہے۔ کسی کو وہاں بغیر ٹکٹ سفر کرنے کی جرأت نہ ہوئی
(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۵۰-۵۱)

آپ امرتسر میں متعین تھے۔ مسیح پاک کے خسر میر ناصر نواب صاحب فراہمی چندہ کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ آپ کے پاس اس وقت پونے آدھ سیر کے قریب آٹا تھا۔ آپ نے وہ پیش کر دیا اور اس رات آپ اور آپ کے اہل و عیال بھوکے سوئے۔

یہ تھے وہ اصحاب صفہ جو یوسف کو روئی کے گالے کے عوض خریدنے نکلے تھے بجا فرمایا ہمارے ہم صحابی مولانا نے

ان اللہ اشتریٰ من المومنین
انفسھم واموالھم بان
لھم الجنۃ۔

اس فقیر منش زاہد درویش کے صاحبزادوں میں سے ایک میاں بشیر علی احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ میں اور دوسرے مولانا نذیر احمد علی صاحب تھے جنہوں نے افریقہ کے سفر پر آخری بار روانہ ہوتے وقت جامعہ احمدیہ کی ایک پارٹی میں نوجوان طلباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔ جوانو! ہماری قبریں تمہیں وہاں دعوت دیں گی اور جنہوں نے اس آخری سفر میں لندن میں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کے یہ کہنے پر کہ آپ کی صحت بہت خراب ہے آپ حضور سے عرض کریں۔ تو مخلص و نحیف باپ کے مخلص و نحیف فرزند نے کہا تھا۔

I WILL DIE THERE
I WILL DIE THERE

میں وہاں مروں گا۔ میں وہاں مروں گا

رجال صدقوا ما عاھدوا
اللہ علیہ فمنھم من
قضیٰ نحبہ ومنھم من
ینتظر۔

یہ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا وہ عہد جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنا حق ادا کر دیا اور بعض ہنوز اس انتظار میں ہیں راقم الحروف نے مولوی نذیر احمد صاحب علی کی وفات کے بعد خود ان کے والد محترم سے سنا تھا کہ مجھے ان کی روانگی سے قبل خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ان کی بیوی بیوہ ہوگی اور بچے یتیم

حضرت مولانا راجیکی صاحب

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والے خوش نصیبوں میں سے ایک حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بھی تھے۔ صاحب کشف و کرامات مستجاب الدعوات عالم باعمل صوفی منش بزرگ سلسلہ احمدیہ کے مربی تھے۔ آپ کی قبولیت دعا سے متاثر ہوکر ایک شاعر نے کہا تھا ؎

ملتا تھا عرش سے اُسے کچھ اس طرح جواب
اس کی دعا کا پہلے وہاں انتظار تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں اپنی سہ حرفی انہوں نے پڑھی اور جب کبھی آپ یہ سہ حرفی سناتے تو (کئی ابتدائی اشعار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر تھا) آپ زار زار رویا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔

بخت جاگے لال سنیاں دے ہند پاک پہ آئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سینتیس ۳۷ اشعار پر مشتمل بے نقط قصیدہ جس کا ہر حرف بے نقط تھا آپ نے ۲۷ نومبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ اس قصیدہ کو پڑھ کر بھی کہنا پڑتا ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قرآن مجید ان کے روح کی غذا تھی۔ اس کے معارف کے بیان کے وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک بحر بیکراں رواں ہے۔ شدید اعصابی دردوں میں بھی قرآن مجید کا درس دیتے اور فرماتے اگر میری موت کلام الٰہی سناتے وقت ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوگی۔ (اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے کانپور کی اہلحدیث کانفرنس میں حضرت مولوی صاحب کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔ دہلی سے ہی حضرت مولوی صاحب کو تشنج شروع ہو گیا اور اس قدر شدید دورے تھے کہ مجھ سے آپ کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی دورے کے ساتھ آپ کے پٹھے کھینچ جاتے رات کے دس بجے کانپور پہنچے۔ ایک سرائے میں قیام کیا رات چونکہ کمرے کے اندر سوئے اسلئے مچھروں نے بری طرح کاٹا حضرت مولوی صاحب کو شدید بخار تھا۔ اعصابی تکلیف کی وجہ سے کبھی پگڑی سے سر اور منہ کو باندھتے اور کبھی ٹانگوں پر پگڑی باندھتے اور کبھی بازوؤں پر۔ کانفرنس میں مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی موجود تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے دوران تقریر ہمارے سلسلہ اور مبلغ کو چیلنج دیا۔ میں نے کہا وقت دیجئے میں مبلغ لاتا ہوں۔ انہوں نے آدھ گھنٹہ وقت دیا۔ میں تانگہ لے کر حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سارا واقعہ عرض کیا آپ اعصابی تکلیف میں مبتلا تھے فرمایا پھر چلو۔ گرم کوٹ کھونٹی سے اتار کر پہن لیا اور پنڈال میں پہنچ گئے۔ مجمع کو چیرتے ہوئے سٹیج پر پہنچ گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مولوی صاحب کو کرسی پیش کی پاس ہی سٹیج پر بیٹھ گیا۔ غیرت ایمانی سے طبیعت میں ایسی حالت پیدا ہوئی کہ دورہ رک گیا۔ مباحثہ شروع ہوا۔ دو گھنٹہ تک وہ رنگ پیدا ہوا کہ غیر احمدیوں نے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ چومے اور دعا کے لئے درخواستیں کیں۔
(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۲۰۳-۴)

ایک بار آپ تبلیغ کے لئے بنگلور تشریف لے گئے۔ سمندری سفر کی وجہ سے حالت غیر ہو رہی تھی۔ نبض گر رہی تھی رنگ زرد چہرہ پر پسینہ اور آنکھیں بند تھیں۔ سمندر میں مدوجزر تھا۔ جب جہاز سے اتر کر کشتی میں بیٹھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ کشتی اب ڈوبی کہ ڈوبی۔ اس حالت میں کشتی والوں نے شور مچایا یا بخاری شیئاً للہ یا بخاری اللہ کے لئے کچھ رحم کیجئے۔ حضرت مولوی صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ترش ہو کر کہا یہ کیا بکتے ہو بخاری ہمارے جیسا ایک انسان تھا۔ کشتی والے سہم گئے۔ پھر آپ توحید، مقام رسالت اور احمدیت پر وعظ شروع کیا۔ وہاں مرطوب آب و ہوا۔ مچھلی اور چاول غذا۔ حضرت حضرت مولوی صاحب کو شدید بخار اور اس پر مستزاد پھوڑے کی تکلیف۔ پھوڑے کا اپریشن ہوا۔ چھ ماہ تک علالت رہی معالج ڈاکٹر نے کہا آپ جانبر ہوتے نظر نہیں آتے اس پر حضرت مولوی صاحب نے وصیت کی اگر میری یہاں وفات ہو جائے تو میرے لوح مزار پر صرف یہ شعر لکھ دیا جائے ؎

گر نباشد بہ دوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

(اصحاب احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶)

اگر دوست تک راہ نہ ملے تو عشق کا تقاضا ہے کہ اس ملاپ میں جان دے دی جائے

جب ساٹھ سال کی عمر میں صدر انجمن احمدیہ نے آپ کو اطلاع دی کہ آپ کی عمر ساٹھ سال کی ہو گئی ہے۔ لہٰذا آپ کو ریٹائر کیا جاتا ہے تو آپ نے اس پر لکھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی تو یہ عہد نہیں کیا تھا کہ ساٹھ سال کی عمر تک خدمت کروں گا باقی آپ بے شک اپنے قواعد کے مطابق کارروائی کریں۔ یہ وہ لوگ تھے جن کی زندگیاں اسلام کے لئے تھیں اور جنہیں موت بھی آتی تو اس راہ میں دوڑتے پھرتے مسیح پاک کی صداقت کا نشان تھے مسیح کی مسیحائی کی جھلک ان میں نظر آتی وہ ہاتھ اٹھاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے تو اجابت در حق سے استقبال کے لئے
آتی تھی۔ وہ سجدہ میں گر کر گڑگڑاتے تھے تو
کائنات میں لرزہ پیدا ہو جاتا تھا۔ محترم
مولوی برکات احمد صاحب جو تقسیم ملک
کے وقت قادیان میں تھے اور ناظر امور
عامہ کے نازک فرائض سرانجام دیتے تھے
وہ حضرت مولوی صاحب کے ہی فرزند
تھے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

آخر میں میں حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کے موعود فرزند سیدنا حضرت
مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کا ذکر کرنا
چاہتا ہوں آپ کی سیرت و سوانح پر تقریر
کے لئے تو کئی دن بھی تھوڑے ہیں خدائی
الہام نے انہیں اولو العزم اور مسیح کا مثیل اور
مظہر الحق والعلاء کہا تھا ان کی ولادت
اور بیعت سلسلہ توام تھے۔ میں تو
کوشش کے باوجود بھی ان کے اوصاف
اور کارناموں کو کما حقہ بیان نہیں کر سکتا
صرف ایک واقعہ پر اکتفا کرتا ہوں۔
مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے آپ کے عظیم
والد مامور زمانہ کا لاہور میں وصال ہو
گیا۔ جسد مبارک چارپائی پر پڑا ہوا ہے
انیس سال کا جگر گوشہ اس لاش پہ
کھڑے ہو کر یہ عہد کرتا ہے۔
"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ
جائیں گے اور میں اکیلا
رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری
دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور
کسی مخالفت اور دشمنی کی
پرواہ نہیں کروں گا" (تاریخ احمدیت)
اور پھر تاریخ احمدیت گواہ ہے وہ عہد
جو آپ نے مسیح پاک کی لاش پر کھڑے
ہو کر کیا تھا۔ اسے پورا کیا۔ اپنی زندگی کا
ایک ایک لمحہ اور اپنی ساری توانائی اس
غرض کے حصول میں صرف کر دی اس
کیفیت کو حضرت مسیح پاک کی دختر نیک
اختر اور عظیم بھائی کی عظیم بہن نے یوں
بیان فرمایا۔ ؎

اک جوان منحنی الحال بعزم استوار
اشکبار آنکھیں لبوں پہ عہد راسخ دلنشیں
شوکت الفاظ بھرائی ہوئی آواز میں
کرب و غم میں بھی نمایاں عزم و ایمان و یقیں
میں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری تبلیغ پھیلا دوں گا بروئے زمیں
زندگی میری کٹے گی خدمت اسلام میں
وقف کر دوں گا خدا کے نام پر اپنی جبیں
درد میں ڈوبی ہوئی تقریر سنکر جسے
لوگ روتے تھے ملائک کہہ رہے تھے آفریں
سر پہ اک بار گراں لینے کو آگے ہو گیا
ناز کا پالا ہوا ماں باپ کا طفل حسیں

صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول میں ہارا نہیں

خدا کی تقدیر احمدیت پروان چڑھتی ہے
خدا کے فضلوں، ان کی نیم شبی دعاؤں اور
ان کی قربانیوں، ایثار اور نیک نمونہ سے
ان میں سے ہر ایک اس شمع کا پروانہ تھا
وہ زندگی کی متاع لے کر آپ کے قدموں
میں آگئے تھے وہ اپنا سب کچھ لے کر خدا
کے دین اور خدا کے بندے پر نثار کرنے آگئے
تھے۔ وہ جیتے تو اسلام کے لئے جیتے اور
مرتے وقت بھی اگر کوئی فکر انہیں تھا تو
یہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
صحابی حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب
جن کے صاحبزادے قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ
بھی سو برس میں سے خدا کے حضور حاضر
ہونے والے آخری صحابی تھے بوقت وفات
اپنی اولاد کو یہ وصیت کرتے ہیں۔
"میں بڑی مشکل سے تمہیں حضرت
مسیح موعود کے در پر لے آیا
ہوں۔ اب میرے بعد اس دروازہ
کو کبھی نہ چھوڑنا۔"
(اصحاب احمد جلد ۶ ص ۹)
مکرم قاضی عبدالسلام صاحب اور مکرم قاضی
مبارک احمد صاحب قاضی ضیاء الدین صاحبؓ
کے ہی پوتے ہیں۔
مسیح پاک کے ایک اور صحابی حضرت
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سعد بن
ربیع انصاری شہید احد کی طرح آنیوالی
نسل کو اس امانت کی حفاظت کی تاکید
فرماتے ہیں فرمایا:۔
"جب تک یہ الٰہی امانت ہمارے
پاس رہی اور جہاں تک ہم سے
ہو سکا حسب منشاء حضرت کی اب
حکمت الٰہیہ کے ماتحت یہ امانت
آپ کے سپرد ہے اس کا حق
ادا کرنا آپ لوگوں کے ذمہ ہے
پس دیکھنا اسے اپنی جانوں سے
عزیز رکھنا اور کسی قربانی سے
دریغ نہ کرنا۔"
(اصحاب احمد جلد ۹ ص ۲۷)
مسیح پاک کے ایک اور صحابی حضرت ڈاکٹر
حشمت اللہ صاحب احمدیت کو خدا کی ایک
عظیم نعمت سمجھتے ہیں اور خدا سے یہ دعا مانگتے
ہیں کہ ان کی اولاد بھی اسی رنگ میں رنگین
ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔
ہاں اسی کے فضل سے صرف
اسی کے فضل سے یہ ذوق ملا
اس کا درد ہوا اور یہ سر ہوا اور
بس اس کی عنایات پائیں التفات
دیکھے آخر دل کی کیفیت
بجز اس کے کچھ باقی نہ رہی کچھ
پکار اٹھوں
بس عطائیں میری ماں ہیں بے حد و حساب
مر جاؤں در پہ مانگتا عفو و غفر کو میں
اس جگہ میں اپنے آپ کو نہایت حقیر محسوس
کر رہا ہوں اور اپنی اس حالت کا گواہ اپنے
رب محسن کو ہی ٹھہراتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں
کہ اے میرے مولیٰ تو میری اولاد کو بھی اس
رنگ سے رنگین فرما اور پھر ان سب کو جو مجھ
سے محبت کرتے ہیں۔ یہی نعمت عطا فرما۔
اور آخری خواہش کا اظہار یوں فرماتے ہیں
"میری بس یہی تمنا ہے کہ مولیٰ راضی
ہو جائے اور انجام بخیر ہو۔۔۔
جس طرح اس دنیا میں حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت
نصیب ہوئی اور حضرت مصلح
موعودؓ کی معیت حاصل رہی
اگلے جہان میں بھی یہ زیارت
اور معیت حاصل رہے اور
پھر ان ہر دو وجودوں کے طفیل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت نصیب رہے اور سب
سے بڑھ کر یہ کہ رب اعلیٰ اور
حی و قیوم کا دیدار نصیب ہو
اور یہی التجا ہے کہ میری اولاد
در اولاد کو تا قیامت حسنہ فر
ملتا رہے۔ آمین۔ میں اپنے
مشاہدہ اور تجربہ کی بناء پر کہتا
ہوں۔ اشہد ان لا الٰہ الا
اللہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ
ورسولہ۔ اللہ تعالیٰ میرا
خاتمہ اس کلمہ پر کرے۔
(اصحاب احمد جلد ۸ ص ۲۳۳)
یہ سبھی عشاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے
احمدیت کے باغ کے ان پھولوں میں سے
ایک کی مہک نرالی اور جدا ہے میں کس کس کا
ذکر کروں۔ مجھے دامن نگاہ کی تنگی کا اعتراف
ہے ورنہ یہاں تو ہر صحابی مسیح پاک کا
عاشق اور مسیح پاک کے آقا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دیوانہ ہے وہ جانتے تھے
کہ مسیح پاک کی بدولت ہمیں خدا اور اسکے
رسول کی محبت عطا ہوئی اور یہی ہماری
متاع ایمان ہے
مسیح پاک کے خوش بیان صحابی حضرت
مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری جن کے
ہاتھ پر دو ہزار سے زیادہ اشخاص نے
بیعت کی وہ فرماتے ہیں:۔
"پوچھو کہ مرزا صاحب سے
مل کر کیا نفع ہوا۔ عجیب نفع
ہوا کیا میں دیوانہ ہو گیا
تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا
سر پہ اٹھا لیتا اور مالی حالت
کو سخت پریشانی میں ڈال
دیتا کیا کھویا کیا ہوا۔ مردہ
تھا زندہ ہو چلا ہوں۔۔
۔۔۔۔ الحمد للہ کہ مرزا صاحب
کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا
۔۔۔۔۔ قرآن کی جو عظمت
اب میرے دل میں ہے عظمت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی عظمت جو میرے دل میں
اب ہے پہلے نہ تھی۔
(اصحاب احمد جلد ۱۴ ص ۲۱)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

اکثر مجالس کی طرف سے ابھی تک رپورٹ کارگزاری بابت ماہ دسمبر موصول نہیں ہوئی جس کی وجہ سے مرکز کو ان کی مساعی کا علم نہیں ہو سکا۔ براہ کرم اولین فرصت میں ماہ دسمبر کی رپورٹ ارسال فرما دیں تا کہ مرکز کو آپ کی مساعی کا علم ہو سکے نیز آئندہ سے ایسا انتظام فرما دیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک اگلے ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جایا کرے
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال مرکزی سالانہ امتحانات انشاء اللہ ۲۰ مئی جمعہ اور ۲۲ مئی اتوار کو منعقد ہوں گے۔ قائدین ابھی سے جدوجہد کریں کہ ان کی مجلس کے سو فیصدی خدام امتحان میں شریک ہوں۔ نصاب لائحہ عمل میں شائع شدہ ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وعدہ کنندگان مرکز خدمت:۔ گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سلسلہ میں وعدہ کنندگان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرما دیں (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۰۴

مَیں شیخ عبدالرحیم پراچہ ولد میاں محمد صاحب پراچہ۔ قوم شیخ پراچہ پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک کارخانہ سول اینڈ ملٹری سپورٹس سیالکوٹ ۲۲ مرلے مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے
۲- سکنی زمین محلہ دارالبرکات ۲۲ مرلے قیمت خرید ۲۰۰/- روپے۔
۳- سکنی زمین محلہ پراچگان بھیرہ ۶ مرلے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں ۱۰۰۰/- روپے۔
۴- زرعی زمین ۱/۲ ۱ بیگھہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شیخ عبدالرحیم معرفت اے۔ آر پراچہ اے۔ اے لیکچرار گلی ۶ کوارٹر 544/D سیکٹر 2-6-G لال کوارٹرز اسلام آباد ضلع راولپنڈی۔
گواہ شد۔ غلام محمد وصیت ۲۹۱۳
گواہ شد۔ محمد شجاعت علی وصیت ۲۰۹۷

مسل نمبر ۲۲۹۰۵

مَیں مبارکہ بیگم زوجہ سلطان احمد صاحب قوم منگولے پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۴ تولہ مالیتی ۲۲۶۲-۵۰ روپے۔
۲- حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبارکہ بیگم دارالبرکات ربوہ۔
گواہ شد۔ ملک امیر احمد ولد عبدالرشید صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد۔ ملک رفیق احمد ولد عبدالرشید صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۰۶

مَیں امۃ النصیر بی۔ ایس۔ سی بنت بابو محمد حمید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن فیڈرل ایریا کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی ۱۰۴۰/- روپے
۲- گھڑی مالیتی ۶۰/- روپے
نقد ۱۵۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ النصیر 249/4 فیڈرل ایریا کراچی ۳۸
گواہ شد۔ محمد حمید احمد وصیت ۷۵۹۲
گواہ شد۔ صدرالدین کھوکھر وصیت ۱۴۵۷۵۔

مسل نمبر ۲۲۹۰۷

مَیں رشیدہ بیگم زوجہ خواجہ غلام مصطفٰے صاحب۔ قوم کشمیری وائیں۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند
۲- زیور طلائی ۱۸ تولے مالیتی ۹۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رشیدہ بیگم زوجہ خواجہ غلام مصطفٰے صاحب اونچی گلی بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ محمد اعظم اکسیر ولد محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔
گواہ شد۔ خواجہ غلام مصطفٰے ولد خواجہ محمد عبداللہ صاحب خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۰۸

مَیں مہرالدین ولد میاں ہیرا صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ دوکانداری۔ عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- نقد سرمایہ ۷۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت فروخت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مہرالدین ولد میاں ہیرا۔ مسجد احمدیہ اوکاڑہ۔
گواہ شد۔ دین محمد ساکن اوکاڑہ وصیت ۴۵۴۰۔
گواہ شد۔ محمد حسین ولد امام دین صاحب شیخ گلی ۱ وصیت ۱۰۶۱۶

مسل نمبر ۲۲۹۰۹

مَیں اللہ بخش ولد مولوی جھنڈا صاحب۔ قوم ڈھلو۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن دارالرحمت شرقی ب ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اللہ بخش ولد جھنڈا صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔
گواہ شد۔ خلیل احمد گھمن ولد چوہدری فقیر محمد صاحب دارالرحمت شرقی بیسا ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

۱- محترم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں جسمانی حالت بہت کمزور ہے۔ اسی طرح محترم کیپٹن محمد سعید صاحب دارالنصر غربی ربوہ بعارضہ نزلہ و بخار وغیرہ چند دن سے بیمار ہیں۔ احباب ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔

—(چوہدری) محمد شریف ربوہ—

۲- میرے بھائی ماسٹر سراج دین صاحب سکنہ موضع مرادوال ضلع گجرات قریباً دو سال سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب اُن کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

میاں فتح الدین معلم وقفِ جدید چونترہ ضلع راولپنڈی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کے شہر کینما میں ایک فعّال اور سرگرم جماعت کا قیام

جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی سٹال کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر پیغامِ حق کی اشاعت

عیدالاضحیٰ اور سالانہ قومی میلہ کے موقع پر چودہ افراد کا قبولِ اسلام

اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں اور بشارتوں کے بموجب جماعت احمدیہ کی بے لوث اور انتھک مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں اسلام کو اطراف و جوانب عالم میں روز افزوں ترقی عطا فرما رہا ہے اور لوگ اپنے آبائی مذاہب ترک کر کے مسلسل حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہے ہیں چنانچہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے شہر کینما میں حال ہی میں احمدیہ مشن کھولا گیا ہے اور اب وہاں ایک مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور سعید الفطرت لوگ مسلسل اسلام قبول کر رہے ہیں۔ مکرم حمید اللہ خان صاحب مبلغ اسلام مقیم کینما نے حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جو مکتوب ارسال کیا ہے اس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کی بہت خوشکن تفصیلات درج کی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

(۱) کینما سیرالیون کا وہ شہر ہے جہاں آج سے پانچ چھ ماہ قبل تک مخالفت کا بہت زور تھا جس نے بحمد اللہ کھاد کا کام دیا اور لوگوں کی اسلام میں دلچسپی بڑھنے لگی۔ چنانچہ آج سے چند ماہ قبل وہاں باقاعدہ مشن قائم ہونے اور منظم طریق پر اسلام کی تبلیغ کا آغاز ہونے کے نتیجہ میں ایک نہایت فعال اور سرگرم جماعت معرضِ وجود میں آگئی ہے اور لوگوں نے عیسائیت ترک کر کے اسلام میں داخل ہونا شروع کر دیا ہے۔

(۲) ۱۰ر ذوالحجہ ۱۳۹۶ ہجری کو کینما میں بھی عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔ حاضری ۲۱۵ تھی۔ عیدگاہ جاتے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے احبابِ جماعت بلند آواز سے تکبیرات پڑھتے جاتے تھے۔ یہ نظارہ بہت قابلِ دید اور ایمان افروز تھا اور دوسروں کے لئے از حد کشش کا باعث۔ عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب کے موقع پر کچھ افراد نے اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان میں سے چار نوجوان وہاں کے گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں ٹیچر ہیں۔ انہوں نے باقاعدہ مسجد آنا اور اسلامی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیا ہے مبلغ کینما مکرم حمید اللہ خان صاحب انہیں نماز سکھا رہے ہیں اور زندگی کے اسلامی آداب سے انہیں آگاہ کر رہے ہیں۔ ان کے ذوق و شوق کا یہ عالم ہے کہ ان میں سے ایک نوجوان نے ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو مسجد احمدیہ میں تقریر کی اور عیسائی عقائد کا رد پیش کر کے اس کے بالمقابل اسلام کی صداقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ایک نومسلم کی یہ برجستہ تقریر احبابِ جماعت کے لئے از حد ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر بجا لائے۔

(۳) کینما شہر میں ہر سال ایک قومی میلہ لگتا ہے جو Annual Show کہلاتا ہے۔ امسال یہ شو ۱۵ر سے ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۶ء تک جاری رہا۔ اس موقع پر احمدیہ مشن نے ایک تبلیغی سٹال لگانے اور اسلام کا پیغام لوگوں تک وسیع پیمانہ پر پہنچانے کا فیصلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرفِ خاص کے ماتحت ایسا انتظام کیا کہ جماعت کو تبلیغی سٹال کے لئے ایک مرکزی جگہ دستیاب ہو گئی۔ احمدیہ ہائر سیکنڈری سکولز کے اساتذہ اور احبابِ جماعت نے تبلیغی سٹال کو سجانے اور اسے لوگوں کے لئے باعثِ کشش بنانے میں بڑے ہی اخلاص اور ذوق و شوق سے دن رات کام کیا اور بہت اہم خدمات سرانجام دیں۔ مبلغِ اسلام مکرم حمید اللہ خان صاحب کی زیرِ نگرانی و زیرِ ہدایت احبابِ جماعت باری باری روزانہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے رات تک ڈیوٹی دیتے رہے۔ سٹال سے ہمہ وقت صداقتِ اسلام پر تقاریر کا سلسلہ جاری رہا اور ہزاروں لوگ انہیں دلچسپی سے سنتے رہے۔

ہرچند کہ وہاں بعض اور مذاہب کے بھی سٹال تھے اور عیسائیوں کا سٹال تو جماعتِ احمدیہ کے سٹال سے دو سو گز کے ہی فاصلہ پر تھا لیکن پورے شو کے دوران جتنا رش احمدیہ سٹال پر رہا اتنا کسی اور سٹال پر نہ تھا جب عیسائیوں نے احمدیہ سٹال کی اس درجہ مقبولیت دیکھی تو بہت سٹ پٹائے۔ انہوں نے لوگوں کو ورغلانے کی نیت سے بعض عیسائی لڑکوں کو اعتراضات رٹوا کر ہمارے سٹال پر بھیج دیا۔ انہوں نے وہاں آکر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ ہمارے احباب تو پہلے ہی ایسے موقع کی تلاش میں تھے انہوں نے ہر اعتراض کا دندان شکن جواب دے کر اور عیسائی عقائد کا بطلان ثابت کر کے اسلام کی صداقت کو خوب خوب آشکار کیا۔ اس پر وہی مثل صادق آئی کہ ع

عدو شرے برانگیزد کہ خیرِ ما در آں باشد

لوگ اعتراضوں کے جوابات سن سن کر بہت خوش ہوتے رہے اور انہوں نے بہت اثر قبول کیا اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو خوب سراہا۔

اس موقعہ پر دس ہزار افراد تک پیغامِ حق پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پانچ ہزار تبلیغی پمفلٹ مفت تقسیم کئے گئے۔ نیز سٹال میں دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کے مناظر پر مشتمل جو تصاویر آویزاں کی گئی تھیں انہیں ہزاروں افراد نے بہت دلچسپی سے دیکھا۔ اس طرح تصویری زبان میں بھی ان تک پیغامِ حق پہنچانے کا موقع ملا۔ اسلامی کتب کی فروخت سے بھی خاصی آمدنی ہوئی۔

سالانہ شو کے ان چار ایام (۱۵ر تا ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۶ء) میں آٹھ افراد نے اسلام قبول کر کے جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ضرورت کارکنان

دارالضیافت میں درج ذیل آسامیوں کیلئے مخلص، محنتی اور دیانتدار نوجوانوں کی ضرورت ہے:۔

خادم ۔ باورچی ۔ نانبائی

سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے اپنی درخواستیں صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت مقامی کی تصدیق کے ساتھ زیر دستخطی کے نام ارسال کریں اور یکم فروری کو بوقت ۹ بجے انٹرویو کے لئے دارالضیافت میں تشریف لائیں۔

(ناظر ضیافت)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم داؤد احمد صاحب آفیسر انٹرنیشنل شپنگ کمپنی ایران کا نکاح محترمہ شاہدہ متین صاحبہ بنت کیپٹن (ریٹائرڈ) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپیہ (۲۵۰۰۰/-) حق مہر پر مورخہ ۲۵؍۱۲؍۷۶ کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مبارک احمد سپرنٹنڈنٹ بلڈنگ اکونٹس مکان ۱۲۷ بلاک اے رحمٰن پورہ کالونی فیروزپور روڈ لاہور)

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدرآباد، کوئٹہ اور ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میرے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیتِ اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

(خاکسار گیانی عباد اللہ مینیجر الفضل۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے خسر محترم محمد ابراہیم صاحب فالج کی وجہ سے چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ جمعہ کے روز سے فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد خالد مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶